از مولانا محمد عثمان صاحب فارقلیط
اڈیٹر اخبار "زمزم"

قسط ۲

اسلام اور سائنس

کتب مقدسہ اور سائنس: یہی بشپ گور سائنس کے مقابلہ پر مسیحیت اور کتب مقدسہ کی حمایت کرتے کرتے اس قدر آگے بڑھے کہ تمام بائبل کو مشکوک اور غیر قابلِ اعتبار قرار دے دیا فرماتے ہیں۔

"حقیقت یہ ہے کہ کتاب پیدائش کے ابتدائی ابواب جس میں تخلیق کائنات، انسانی پیدائش، ہبوط، داستان عدن و طوفان مذکور ہے، تاریخی ریکارڈ کی حیثیت نہیں رکھتے، وہ تو محض الہامی افسانے ہیں جن کا مآخذ بنی اسرائیلی روایات ہیں۔ کتاب پیدائش کے علاوہ کتاب سموئیل، عزراہ، سلاطین، نحمیاہ اور کتاب اعدادہ میں جو کچھ بھی بیان ہوا ہے ان کا بیشتر حصہ محض خیالی ہے۔ ان میں ان لوگوں کے خیالات اور نقطہ نظر کی آمیزش ہے جن کی طرف یہ کتابیں منسوب ہیں علاوہ ازیں عہد عتیق میں ہر قسم کا لٹریچر پایا جاتا ہے اور ان کا بیشتر حصہ ایسے حضرات کا لکھا ہوا ہے جن کے متعلق کچھ معلوم نہیں کہ کون تھے۔ ان میں وہ حصے بھی شامل ہیں جو انبیا کے بعد نامعلوم اشخاص کی وساطت سے داخل کئے گئے۔" [1]

سائنس کی اس سے بڑھ کر اور کیا فتح ہو گی کہ جن الہامی نوشتوں کی آڑ لے کر علماء اور حکماء کو زندہ جلایا گیا تھا انہیں ارکان کلیسا نے خود جعلی، خیالی، تمثیلی غیر واقعی اور غیر تاریخی تسلیم کر لیا، جلنے والے جل کر راکھ ہو گئے مگر ان کے نظریات نے بقا کی دولت حاصل کر کے ایسا بدلہ لیا کہ خود رجال مذہب نے اپنی کتابوں کو آگ لگادی اور اکتشافات کے سامنے احترام کے لئے گردن جھکادی!

---

[1] بشپ گور صفحہ ۱۶۰ Belief in God

اگر سائنس "مذہب" کی ان قلابازیوں پر قہقہہ لگائے تو حیرت کی کون سی بات ہے؟ چنانچہ مشہور سائنس داں وائٹ ہیڈ کو کہنا پڑا۔

"دو سو سال تک "مذہب" سائنس کے مقابلہ پر ڈٹا رہا اور اس کی مدافعت میں کھڑا رہا اگرچہ مدافعت بہت ہی کمزور اور غیر قابل اعتنا تھی۔ اسی دوران میں علم و تحقیقات کا سلسلہ بھی جاری رہا اور نئے نئے حالات پیدا ہوتے رہے مگر مذہب کی طرف سے نظر ثانی کی ضرورت محسوس کی گئی اور ان میں یا تغیر و تبدل کیا گیا یا ان کی تشریح ایسی کی گئی جس سے مذہب کا دامن کسی حد تک بچا رہا۔ اس کے بعد جب حامیانِ مذہب کی جدید نسل پیدا ہوئی تو اس نے مذہب میں تغیر و تبدل کا خیر مقدم کیا۔ اس مسلسل رجعت اور پسپائی کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے مفکرین مذہب کی علمی مرجعیت و مقبولیت کو بیخ و بُن سے اکھاڑ کر پھینک دیا۔" [1]

عیسائیت پر دوسرا مرحلہ: عیسائیت پر پہلا حملہ سائنس نے کیا اور اسے کھلے میدان میں شکست دی دوسرا حملہ عیسائیت کے تن نیم جان پر ریسرچ اور تحقیقات کی طرف سے ہوا اور اس حملہ نے "مذہب" کی جان تک نکال ڈالی۔ پہلے حملہ میں مسیحیت کی پوزیشن کچھ جارحانہ اور کچھ مدافعانہ تھی۔ مگر اس دوسرے حملہ میں اس کا ایسا محاصرہ ہوا کہ وہ دفاع و حفاظت کے سوا اور کچھ نہ کر سکی اور تحقیقات کی گولہ باری نے اس کا قلعہ بالکل ہی مسمار کر ڈالا۔

اس حملہ میں علماء اور محققین کی جماعت نے کتب مقدسہ کے ایک ایک حرف پر نظر ڈال کر داخلی شہادتیں فراہم کیں۔ ان کی ادبیات پر غیر جانبداری کے ساتھ بحث کی۔ ان کی روایات کی چھان بین کر کے ان کا رعب دلوں سے زائل کیا۔ ان کے مصنفین کا پتہ لگایا۔ ان کا زمانہ تصنیف معلوم کیا اور جائزہ لینے کے بعد علماء ہی کو نہیں بلکہ علم و دانش تحقیق و بصیرت کو فیصلہ کرنا پڑا کہ کتب مقدسہ، عہد عتیق و جدید، الہامی تو کجا تاریخی حیثیت سے بھی ناقابل استناد اور ساقط الاعتبار ہیں۔

ان حملہ آوروں میں نمایاں امتیاز ڈاوڈ سٹراس (Dayid Strauss) کو حاصل ہے۔ اس نے ۱۸۳۵ء میں کتاب "حیات مسیح" لکھ کر تمام کلیسا کو دعوت فکر دی۔ اور ایک ایسی جماعت پیدا

---

[1] Ssienca & The Modernworld صفحہ ۲۶۸

کردی جس نے کلیسا کی اینٹ سے اینٹ بجادی اسٹراس کے بعد اور ڈارون کی کتاب "اصل الانواع" کی اشاعت سے کچھ ہی پہلے جرمن محقق رینان (Renan) نے "حیات مسیح" لکھ کر عہد جدید پر تاریخی اور علمی نقطہ نظر سے روشنی ڈالی اور پھر ۱۸۳۱ء اور ۱۸۶۰ء کے درمیان فرڈیننڈ بور (Frdinand Bour) نے عہد جدید کی ادبیات پر ایسی سخت اور شدید نکتہ چینی کی کہ یورپ کا علمی اور ادبی طبقہ مسیحیت سے یکسر منحرف ہو گیا۔ اور کلیسا آج تک اس عظیم نقصان کی تلافی نہ کر سکی۔

ان کے بعد جرمنی کے ایک اور عالم البرٹ سوئزر (Albert Schweitzer) نے ایک بلند پایہ اور جامع کتاب[1] لکھی۔ جس کی نسبت علماء و محققین کی متفقہ رائے ہے کہ مسیحیت اور اس کے سر چشمہ کے متعلق آج تک ایسی محققانہ کتاب نہیں لکھی گئی۔ ۱۹۰۱ء میں عبرانی ادبیات کے ماہر ریڈ (Wrede) نے بھی اس طرز کی کتاب[2] شائع کی۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر گلوور (Glouer) ڈاکٹر رشڈل (Rashdall) اور ڈاکٹر کرسوپ لیک (Kirsopp Lake) نے قلم اٹھایا اور کتب مقدسہ اور مسیحی روایات کے نیچے ایسا ڈائنا بچھا دیا جس نے مسیحیت کی شانِ تقدس کا نام و نشان تک مٹا ڈالا۔

تیسرا حملہ: سائنس نے عیسائیت پر جو تیسرا حملہ کیا وہ پہلے دو حملوں سے زیادہ سخت اور کامیاب ثابت ہوا۔ مطالعہ تقابل مذاہب (Comperative Study Of Religions) نے یہ حقیقت آفتاب کی طرح واضح اور روشن کردی کہ عیسائیت کے اصول و عقائد، نظریات و خیالات تمام تر قدیم خرافیات اور بت پرست اقوام کے رسم و رواج سے ماخوذ ہیں۔ بائبل کا قانون اخلاق قانون تعزیر، قانون معیشت و معاشرت اور قانون سیاست کا سر چشمہ اشوری اور حمورابی قوانین ہیں۔[3] ان قوانین میں بہت سی دفعات مہذب اور قابل قبول ہیں اور بہت سی ناقابل تسلیم اور ناقابل عمل! مسیحی عقائد و نظریات از اول تا آخر بت پرست قوموں کے قدیم

---

[1] اس کتاب کا نام یہ ہے "The Guest Of The Histarical Jerns

[2] یعنی "Meroianie Secretin The Gospels"

[3] کلیرک ایڈورڈ The World S. Earliest Law صفحہ ۱۱۴ تا ۱۳۳

سرمایہ سے ماخوذ ہیں اور عہد بہ عہد ان میں ترمیم و تنسیخ ہوتی جارہی ہے۔

مقابلۂ مذاہب کی سائنس پر سب سے پہلے میکس مولر نے توجہ دی اور اس علم کو مستقل بنا کر کتب مقدسہ کو اس کی روشنی میں جانچا اور پرکھا، میکس مولر نے انتہائی تحقیق کے ساتھ یہ دریافت کیا کہ مختلف زمانوں میں مختلف سنوں اور قوموں میں کیا کیا رسم و رواج، عادات اور خیالات موجود تھے۔ اس علم کی بدولت مصر قدیم، بابل، اشور، ہندوستان، افریقہ کے مخفی خزانوں کا پتہ لگایا گیا اور ماہرین آثار قدیمہ نے زمینیں کھود کھود وہ آثار و اطلال اور وہ کتبے اور نقشے برآمد کئے جن سے مسیحی عقائد و خیالات کی حقیقت کھل گئی اور دنیا کو تسلیم کرلینا پڑا کہ خدا کے اکلوتے فرزند کا انسانی شکل میں ظاہر ہونا۔ اس کا کنواری عورت کے بطن سے پیدا ہونا۔ مخلوق کے گناہوں کی خاطر اس کا مصلوب ہونا۔ مصلوب ہونے کے بعد اس پر عورتوں کا نوحہ کرنا۔ تیسرے روز قبر میں سے جی اُٹھنا شراب اور روٹی کی شکل میں اس کے گوشت اور خون کا بطور یادگار باقی رہنا اور ایسٹر اور کرسمس ڈے کی طرح ہر سال اس کی زندگی اور موت کی تقریب منانا۔ تمام تر قدیم خرافات اور بت پرستانہ عقائد سے ماخوذ ہیں۔

میکس مولر کے بعد جے۔ جی فریزر (Frazer) نے مشہور کتاب [1] لکھ کر مطالعہ مذاہب کی سائنس کو پائیدار بنیادوں پر قائم کردیا جس کے بعد نہ صرف یورپ کے پڑھے لکھے امراء کی بلکہ کلیسا کے مقدس ارکان اور رجال مذہب کی آنکھیں کھل گئیں اور کلیسا نے اس کے مقابلہ میں ایسی شکست کھائی کہ آج تک اس کے ارتجاعی عمل کا تصور نہ کرسکی۔ مطالعہ مذہب کی سائنس نے اب یہ بات عام طور پر ثابت کردی ہے کہ عیسائیت کے پاس اپنا کچھ نہیں ہے۔ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ سب مشرکانہ اور پرستانہ خیالات کا مجموعہ ہے جو قدیم اقوام سے وراثتاً اسے ملا ہے [2]

یہ موضوع جس قدر اہم اور دلچسپ ہے اسی قدر وسیع بھی ہے ہم ناظرین کرام سے سفارش کریں گے کہ وہ پوری بصیرت حاصل کرنے کے لئے محققین کی تحقیقات کی طرف رجوع کریں۔ [3]

---

[1] جے۔ جی فریزر (A Sudyin The History Of Oriental Religion)

[2] مطالعہ مذاہب کی جس سائنس نے عیسائیت کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینکا اسی سائنس نے اسلام کی صداقت پر مہر بھی لگادی! مدت کی تحقیقات اور چھان بین کے بعد محققین کو پتہ لگا کہ مسیحیت کا سرچشمہ کہاں ہے مگر قرآن کریم نے تیرہ سو سال پہلے اعلان کردیا تھا کہ یضاھون قول الذین کفروا من قبل (نصاریٰ تو اپنے سے پہلے کفار کی نقل کررہے ہیں!) گویا قرآن کریم ہر زمانہ میں سائنس اور تحقیقات سے آگے ہی نظر آتا ہے۔ منہ ۱۲

[3] مثلاً جے۔ ایم۔ رابرٹسن کی کتاب "Pagan Chrats" یا ڈیویلین کی کتاب (Progressive Revelation) اور فریزر کی ضخیم مذکورہ کتاب منہ ۱۲